ہفتہ وار رسالہ: 295
WEEKLY BOOKLET: 295

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ بنام

مسجد کا احترام

صفحات: 17

ہم دنیا میں کس لئے آئے ہیں؟ 01
مسجد کے متعلق 19 آداب 03
کینسر کا مریض ٹھیک ہو گیا 07
شفاخانہ ملنے کا راز 12

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون کتاب ”نیکی کی دعوت“ صفحہ 414 تا 437 سے لیا گیا ہے۔

مسجد کا احِترام

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”مسجد کا احِترام“ پڑھ یا سُن لے اُسے مسجدوں سے محبت اور ان کا ادب و احترام کرنے والا بنا اور اسے والدین و خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔ **اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم**

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔“ (فردوس الاخبار، 5/277، حدیث: 8175)

ہم دنیا میں کس لئے آئے ہیں؟

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے ترجمے والے قرآن، ”کنزالایمان مَع خزائنُ العرفان“ صفحہ 647 پر پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن آیت نمبر 115 میں اللہ پاک کا ارشادِ مبارک ہے: ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾﴾ ”ترجَمۂ کنز الایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔“

حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اور (کیا تمہیں) آخرت میں جزا کے لئے اُٹھنا نہیں؟ بلکہ تمہیں عبادت کے لئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف

لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جَزا دیں۔ (خزائن العرفان)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سبھی کو اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کے حُصُول کے لئے ہر دم کوشاں رہنا چاہیے، گناہوں سے بچنا اور ثواب کے کاموں کو کرتے رہنا چاہیے۔ مَدَنی چینل دیکھتے دِکھاتے رہیے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مَدَنی چینل کے پروگرام دیکھنا اور دوسروں کو دیکھنے کی دعوت دینا بھی باعثِ رِضائے ربُّ الْاَنام اور جنَّت میں لے جانے والا کام ہے۔ موت کی ہر دم یاد رکھئے! موت دولہا کو عین بارات سے اور دُلہن کو حَجَلۂ عَروسی میں بسترِ راحت و مَسرَّت سے یکدم اُچک لیتی ہے۔

بولی خَلوت میں اَجَل دولہا دولہن سے وقتِ عیش
ہے تمہیں بھی قبر کے گوشے میں سونا ایک دن

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جب مسجِد میں زور سے قَدَم رکھ کر چلنا بھی منع ہے تو....

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ مرحبا! آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نیکی کی دعوت کا ثواب کمانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے چُنانچِہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِکُ العُلَماء حضرتِ علّامہ مولانا مفتی ظَفَرُ الدّین بِہاری رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ایک صاحِب جنہیں "نواب صاحِب" کہا جاتا تھا، مسجِد میں نَماز پڑھنے آئے اور کھڑے کھڑے بے پَروائی سے اپنی چھڑی (یعنی ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی WALKING STICK) مسجِد کے فرش پر گرادی، جس کی آواز حاضِرین نے سنی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: "نواب صاحِب! مسجِد میں زور سے قَدَم رکھ کر چلنا بھی منع ہے، پھر کہاں چھڑی کو اتنی زور سے ڈالنا!" نواب صاحِب نے

www.dawateislami.net

میرے سامنے وَعدہ کیا کہ اِن شاءَ اللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

اللہ پاک کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

مسجِد میں موبائل فون کی گھنٹی بند رکھئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان کیلئے ضَروری ہے کہ وہ مسجِد کا اِحترام کرے، مسجِد میں چلتے وقت پاؤں کی دھمک(دَھ۔مَک) پیدا نہ ہو اِس کا خیال رکھنا ضَروری ہے نیز چھڑی(WALKING STICK)، چھتری، ہاتھ کا پنکھا، چپّل، تھیلا(BAG)، برتن وغیرہ کوئی چیز بھی اِس طرح نہ ڈالے کہ آواز پیدا ہو۔اگر موبائل فون ہو تو مسجِد میں اس کی گھنٹی بند رکھی جائے، افسوس!اس کی احتیاط کم کی جاتی ہے یہاں تک کہ مَسجِدُ الحرام شریف میں اور وہ بھی عین خانۂ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ معاذ اللہ میوزیکل ٹیونز گونجتی رہتی ہیں، حالانکہ میوزیکل ٹیون تو مسجِد کے علاوہ بھی ناجائز ہے۔

"بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" کے اُنیس حروف کی نسبت سے مسجِد کے متعلق 19 مَدَنی پھول

اِحترامِ مسجِد کے ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1548 صَفحات کی کتاب، فیضانِ سنّت (جلد اوّل) صفحہ 1202 تا 1207 پر بیان کردہ مَدَنی پھول کہیں کہیں رَدّوبدل کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں انہیں قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجالیجئے:

﴿1﴾ مَروی ہوا کہ ایک مسجِد اپنے ربِّ کریم کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ملائکہ اُسے آتے ہوئے ملے اور بولے:ہم ان(مسجِد میں دنیا کی

www.dawateislami.net

باتیں کرنے والوں) کے ہَلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔(فتاوٰی رضویہ،16/312)

﴾2﴿روایت کیا گیا ہے کہ "جو لوگ غیبت کرتے اور جو لوگ مسجِد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فِرِشتے اللہ پاک کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔" سبحانَ اللہ! جب مُباح و جائز بات بِلا ضَرورتِ شَرعِیّہ کرنے کو مسجِد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو(مسجِد میں) حرام و ناجائز کام کرنے کا کیا حال ہو گا!(فتاوٰی رضویہ،16/312)

﴾3﴿دَرزی کو اجازت نہیں کہ مسجِد میں بیٹھ کر کپڑے سیئے۔ہاں اگر بچّوں کو روکنے اور مسجِد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو حَرَج نہیں۔اسی طرح کاتِب کو(مسجِد میں)اُجرت پر کِتابت کرنے کی اجازت نہیں۔(عالمگیری،1/110)

﴾4﴿مسجِد کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ شیخ عَبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ "جَذْبُ الْقُلُوب" میں نقل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خَس(یعنی معمولی سا تنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے جس قَدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خَس(یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔(جذب القلوب،ص222)

﴾5﴿مسجِد کی دیوار،اِس کے فَرش،چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکنا،ناک سِنکنا،ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا،مسجِد کی دَری یا چٹائی سے دھاگہ یا تِنکا وغیرہ نوچنا سب ممنوع ہے۔

﴾6﴿ضَرورتاً(مسجِد کے اندر) اپنے رومال وغیرہ سے ناک پُونچھنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔

﴾7﴿مسجِد میں جھاڑو دینے میں جو گرد اور کُوڑا وغیرہ نکلے وہ ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔﴾8﴿جُوتے اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیجئے۔ اگر پاؤں کے تَلووں میں گرد کے ذَرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پُونچھ کر مسجِد میں

www.dawateislami.net

داخِل ہوں۔ مسجِد میں گرد کا کوئی ذرّہ نہ گرنے پائے اِس کا خیال رکھئے۔

﴿9﴾ مسجِد کے وُضو خانے پر وُضو کرنے کے بعد پاؤں وضو خانے ہی پر اچّھی طرح خشک کر لیجئے، گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی اور بد نُما ہو جاتی ہیں۔

اب میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے ملفوظات شریفہ سے بعض آدابِ مسجِد پیش کئے جارہے ہیں:

﴿10﴾ مسجِد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دَھمک پیدا ہو منع ہے۔

﴿11﴾ وُضُو کرنے کے بعد اَعضائے وُضُو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔ (یاد رکھئے! اعضائے وُضُو سے وُضُو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجِد پر گرانا، ناجائز و گناہ ہے)

﴿12﴾ مسجِد کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخِلے کے وَقت (مثلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطِیب جب مِنبر پر جانے کا ارادہ کرے پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

﴿13﴾ مسجِد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اِسی طرح ڈکار کو ضَبط کرنا چاہیے اورنہ ہو تو حتَّی الْاِمکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیرِ مسجِد میں ہو۔ خُصُوصاً مجلس میں یا کسی مُعظَّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذیبی ہے۔

حدیث میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں ڈکار لی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مُدَّت تک پیٹ

www.dawateislami.net

بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مدّت تک بھوکے رہیں گے۔" (شرح السنۃ، 7/294، حدیث:2944) اور جَماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیئے۔ اگرچِہ مسجِد سے باہَر تنہا ہو کیونکہ یہ شَیطان کا قَہقَہہ ہے۔ جَماہی جب آئے حتَّی الاِمکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دَبا لیں اوراس طرح بھی نہ رُکے تو حتَّی الاِمکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اورانبیاءِ کرام علیہمُ السّلام اس سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ "انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام کو جماہی نہیں آتی۔" اِن شاءَ اللہ فوراً رُک جائے گی۔ (ردالمحتار، 2/498، 499)

﴿14﴾ تَمَسخُر (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔

﴿15﴾ مسجِد میں ہنسنا مَنع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تَبَسُّم میں حَرَج نہیں۔

﴿16﴾ مسجِد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسِمِ گرما میں لوگ پنکھا جَھلتے جَھلتے پھینک دیتے ہیں (مسجِد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں اسی طرح چادر یارومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چَھتری وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اِس کی مُمانَعت ہے۔ غَرَض مسجد کا اِحترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

﴿17﴾ مسجِد میں حَدَث (یعنی رِیح خارِج کرنا) منع ہے ضَرورت ہو تو (جو اعتکاف میں نہیں ہیں وہ) باہَر چلے جائیں۔ لہٰذا مُعتکف کو چاہیے کہ ایّامِ اعتِکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قَضائے حاجت کے وَقت کے سوا کسی وَقت اِخراجِ رِیح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے

www.dawateislami.net

باہَر نہ جاسکے گا۔(البتہ اِحاطۂ مسجد میں موجود بیتُ الخَلا میں رِیح خارِج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)

﴿18﴾ قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ مَنع ہے۔ مسجِد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ سَرِی سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ مسجِد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجِد سے ہاتِف نے آواز دی: "سَرِی! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟" مَعًا(یعنی فوراً) پاؤں سَمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وَقتِ انتقال ہی پھیلے۔(سبع سنابل، ص131)

(چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لِٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور مُتاتے(پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کا رُخ یا پیٹھ قِبلہ کی طرف نہ ہو)

﴿19﴾ استِعمال شُدہ جُوتا مسجِد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص317 تا 323 ملخصًا)

الٰہی کرم بہرِ شاہِ عَرَب ہو ہمیں مسجِدوں کا مُیَسَّر ادب ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کینسر کا مریض ٹھیک ہو گیا

اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی پر اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بے حد کرم ہے۔ بارہا سننے میں آیا کہ ڈاکٹروں نے جن مریضوں کو لاعلاج قرار دے دیا ان کا مَدَنی قافِلوں میں سفر کرکے دعائیں مانگنے کے سبب خیر سے علاج ہو گیا چُنانچہ ماڑی پور(کراچی، پاکستان) کے کسی اسلامی بھائی نے ایک ایمان افروز واقِعہ لکھ کر دیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: ہاکس بے(کراچی، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی جو کہ "کینسر" کے مریض تھے، اُنہوں نے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کی۔ دَورانِ سفر بے چارے کافی سہمے

www.dawateislami.net

ہوئے اور مایوس سے تھے۔عاشقانِ رسول ڈھارس بندھاتے اوران کیلئے دعائیں بھی فرماتے۔ایک دن صبح کے وقت بیٹھے بیٹھے اچانک انہیں قَے ہوئی اور اُس میں ایک گوشت کی بوٹی حَلْق سے نکل پڑی!قَے کے بعد اُن کو کافی سُکون مل گیا۔مَدَنی قافلے سے واپسی پر جب ڈاکٹر سے رُجوع کیا اور دوبارہ ٹیسٹ کروائے تو حیرت بالائے حیرت کہ اُن کا مَرَضِ سرطان یعنی کینسر ختم ہو چکا تھا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحسانِہٖ۔

مَرَضِ نِسیان ہو چاہے سَرطان ہو　　کوئی سی ہو بَلا، قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں　　ہوں بَفَضلِ خُدا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافِلے کے مریض مسافِروں کے بارے میں 5 مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک نے مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے کینسر کے مریض کو صحّت عنایت فرما دی۔مَدَنی قافِلے کے مریض مسافِروں کے بارے میں 5 مَدَنی پھول قبول فرمایئے ﴿1﴾ اللہ پاک ہی حقیقت میں شافِیُ الْاَمراض یعنی بیماریوں سے شِفا دینے والا ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ بعض اوقات بڑے بڑے ماہر طبیب بہتر سے بہترین دوائیں دیتے ہیں مگر ”مَرَض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی“ کے مِصداق مَرَض میں مسلسل اِضافہ ہوتا اور بِالآخر مریض دم توڑ دیتا ہے۔لہٰذا مَدَنی قافلے میں کسی مریض کو اگر شِفا نہ ملے تو شیطان کے وَسوسوں میں نہ آئیں ﴿2﴾ ایسے مریضوں کو مَدَنی قافِلے میں سفر نہ کروائیں نیز اِعتِکاف میں بھی نہ بٹھائیں جِن سے دوسروں کو گِھن آئے یا ایذا پہنچے۔ ایک بار دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کے اندر ایک کینسر کے مریض مُعتَکِف ہوگئے،وہاں ہزاروں مُعْتَکِفِین ہوتے ہیں،حلقے بنائے جاتے ہیں،

www.dawateislami.net

ایک حلقے میں وہ بھی شامل کر لئے گئے۔ اسلامی بھائی جب سحری اور اِفطاری کرتے وہ اُن کے ساتھ بیٹھ بھی جاتے تو منہ یا گلے کا کینسر ہونے کے سبب بے چارے کھا نہیں سکتے تھے، بے شک وہ غریب بڑے قابلِ رَحم تھے مگر ہر شخص یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ اُن کے حلقے والے معتکفین کو اُس مریض کے سبب کس قَدَر کوفت (یعنی تکلیف) کا سامنا ہوتا ہو گا! واقعی اگر کوئی کھانے سے معذور مریض جب بیٹھے بیٹھے کسی کے نِوالے تاڑے گا تو اُس کھانے والے پر جو کچھ گزرے گی وہ ہر ذِی شُعُور آدمی سمجھ سکتا ہے ﴿3﴾ بعض مریضوں کے زخم خراب ہو چکے ہوتے ہیں، اُن سے مَواد رِستا اور بدبُو اٹھ رہی ہوتی ہے گو وہ ہر طرح سے ہمدردی کے لائق اور قابلِ رَحم ہیں مگر ان کا مَرَض دوسروں کیلئے تکلیف دِہ ہوتا ہے اِس لئے انہیں اعتکاف اور مَدَنی قافِلے میں سفر نہیں کرنا چاہئے اِس حالت میں مسجِد میں داخِل ہونا بھی شرعاً حرام ہے کہ بدبُو سے عام مسلمانوں اور فِرِشتوں کو اِیذا ہوتی ہے ﴿4﴾ ایسا آدمی جس کے منہ سے رال بہتی ہو، جس نے URINE BAG یا STOOL BAG لگائی ہو نیز جُذامی (یعنی کوڑھی) وغیرہ بھی مَدَنی قافِلے میں سفر اور اعتکاف نہ کریں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مُجَدِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاوٰی رضویہ (جلد24) صفحہ 220 پر نقل کرتے ہیں: ایک جُذامی عورت کعبۂ مُعَظَّمہ کا طواف کر رہی تھی امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لوگوں کو اِیذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو، پھر وہ گھر سے نہ نکلیں (موطا امام مالک، 1/388، رقم: 988) ﴿5﴾ ایسے نفسیاتی مریض یا آسیب زَدہ بھی مَدَنی قافِلے اور مسجِد سے دُور رکھے جائیں، جو دَورہ پڑنے کی صورت میں بے ہوش ہو جاتے یا چیختے یا بے تحاشا ہاتھ پیر

www.dawateislami.net

اُچھال کر مسجِد کی بے ادبی اور دوسروں کیلئے پریشانی کا سبب ہوں۔اس طرح کے مریضوں کو اعتکاف میں بٹھانے یا مَدَنی قافِلوں میں سفر کروانے کے بجائے ان کے نُمائندے سفر کریں یا اعتکاف کر کے ان کیلئے دعا کریں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا مریض یا اُن کے گھر والے ایک اسلامی بھائی کا یا حسبِ توفیق جتنوں کا دے سکیں اتنوں کا خرچ دیکر تین دن، 12 دن، ایک ماہ، 12 ماہ یا 25 ماہ کے مَدَنی قافلے میں ثواب کی نیّت سے سفر کروائیں۔ مریض کا نمائندہ دعائیں مانگتا رہے گا اللہ غَفُوْرٌ رَّحِیم اپنی رَحمت سے شِفا دیدے گا۔ مگر یاد رہے! رقم صِرف دعوتِ اسلامی کی طرف سے نامزد قافلہ ذِمّے دار کو جمع کروائی جائے کہ وہ اپنی ترکیب سے سفر کروائیں گے، آپ کسی کو رقم دے بھی دیں تو ضَروری نہیں کہ وہ سفر کرے یا ممکن ہے اَدھورے سفر سے واپَس لوٹ جائے۔یاد رہے! مریض کی بے جا دل آزاری نہ ہونے پائے، اُس کی عِیادت کی جائے، اُس سے میل مِلاپ بھی رکھا جائے بلکہ جہاں مَدَنی قافلہ بجائے مسجِد کے کِسی کے مکان وغیرہ پر ٹھہرتا ہو اور مَدَنی قافِلے والے مُتَّفِقہ طور پر کسی گِھن لانے والے مریض کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیں تب بھی حَرَج نہیں۔ لیکن اِس میں یہ دیکھ لیا جائے کہ باہَر سے آنے والے عام اسلامی بھائیوں کے آنے سے کترانے یا ایذا پانے کا اندیشہ نہ ہو۔

صَدقہ نبی دی آل دا بخشے خدا شِفا   منگو دعاواں میرے جے بیمار واسطے

ہر بیماری کی دواء ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کینسر ایک مہلک (مُہ۔لِک یعنی ہلاک کرنے والا) مَرَض ہے، یہ بیماری ڈاکٹروں کے یہاں ”لاعلاج“ سمجھی جاتی ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں، جیسا

www.dawateislami.net

کہ مُسلم شریف میں وارِد ہوا، اللہ کریم کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ صحّت نشان ہے: ”ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری تک پہنچا دی جاتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔“ (مسلم، ص1210، حدیث:2204) یقیناً بڑھاپے اور موت کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے۔ ہاں یہ بات الگ ہے کہ کئی اَمراض کا علاج اَطِبّا (یعنی ڈاکٹرز) اب تک دریافت نہیں کر پائے۔ لِہٰذا یہ کہنے کے بجائے کہ ”فلاں مَرَض کا علاج نہیں ہے“ مناسب یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ ہمارے پاس اِس بیماری کا علاج نہیں یا ڈاکٹرز ابھی تک اِس مَرَض کا علاج دریافت نہیں کر سکے۔ بَہَر حال ربِّ کریم چاہے تو دوا شِفا کا ذَرِیعہ (ذَ۔ رِی۔ عَہ) بنے ورنہ عین ممکِن ہے کہ وُہی دوا موت کا پیغام ثابت ہو! اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ماہر ڈاکٹر کی طرف سے ملنے والی دُرُست دوا کے باوُجُود کسی مریض کو مَنْفی اثر (REACTION) ہو جاتا اور وہ مزید شدید بیمار یا معذور ہو جاتا یا دم توڑ دیتا ہے اور پھر بعض لوگوں کی جَہالت کے باعِث بے چارے ڈاکٹر کی شامت آجاتی ہے۔ حالانکہ یہ بات عَقْل سے بَہُت بعید (یعنی کافی دُور) ہے کہ کوئی ڈاکٹر کسی مریض کو نُمایاں جسمانی نقصان پہنچائے یا مار ڈالے! ظاہر ہے اگر وہ ایسا کرے گا تو اُس کی اپنی بدنامی ہو گی اور لوگ اُس کے پاس علاج کروانے سے کترائیں گے۔ ہاں دینی تَعَصُّب اور اسلام دشمنی جُدا چیز ہے، اِسی اندیشے کے پیشِ نظر مشہور عُلَما اور دینی پیشواؤں کو غیر مسلموں سے علاج نہ کروانے ہی میں عافِیَت ہے کہ مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو) کوئی شدید جانی نقصان پہنچ جائے۔ عام مسلمانوں کو غیر مُسلم ڈاکٹر سے اِس طرح کے مرض میں علاج کروانے کی اجازت ہے جس میں غیر مُسلم طبیب کی بدخواہی (یعنی بُرا چاہنا) چل نہ سکے۔

www.dawateislami.net

غیر مسلم سے علاج کا عبرت آموز واقعہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ "فتاویٰ رضویہ" جلد 21 صفحہ 243 پر لکھتے ہیں: "امام مازری رحمۃُ اللہِ علیہ علیل (یعنی بیمار) ہوئے (تو) ایک یہودی مُعالِج (یعنی طبیب، آپ کا علاج کر رہا) تھا، اچھے ہو جاتے پھر مَرَض عَود کرتا (یعنی دوبارہ ہو جاتا)، کئی باریوں ہی ہوا، آخِر اُسے تنہائی میں بُلا کر دریافت فرمایا، اُس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اِس سے زیادہ کوئی کارِ ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھو (یعنی ضائع کر) دُوں۔ امام رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے دَفع (یعنی دُور) فرمایا، مولیٰ تعالیٰ نے شِفا بخشی، پھر امام رحمۃُ اللہِ علیہ نے طِبّ کی طرف توجُّہ فرمائی اور اِس میں تصانیف کیں اور طَلَبہ کو حاذِق اَطِبّا (یعنی ماہِر طبیب) کر دیا اور مسلمانوں کو مُمَانعت فرمادی کہ کافِر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔" (فتاویٰ رضویہ، 21/243) (غیر مسلموں سے علاج کروانے کے بارے میں مزید تفصیلات فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 238 تا 243 پر مُلاحظہ کیجئے)

شِفا ملنے نہ ملنے کا راز

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت مِراٰۃ شَرحِ مشکوٰۃ (جلد 6) صفحہ 214 پر صاحِبِ مرقاۃ رحمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے نَقل فرماتے ہیں: "جب اللہ پاک کسی بیمار کی شِفا نہیں چاہتا تو دوا اور مَرَض کے درمیان ایک فِرشتے کے ذَرِیعے آڑ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے دوا مَرَض پر واقِع (یعنی لاگو) نہیں ہوتی، جب شِفا کا ارادہ ہوتا ہے تو وہ پردہ ہٹا دیا جاتا ہے جس سے دوا مرض پر واقِع (یعنی لاگو) ہوتی ہے اور شِفا ہو جاتی ہے۔"

(مرقاۃ المفاتیح، 8/289، تحت الحدیث: 4515)

www.dawateislami.net

کینسر کا روحانی علاج

ایک اسلامی بھائی نے سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو بتایا کہ اُن کے ماموں جان کو پیٹ کا کینسر ہو گیا، علاج جاری تھا، ایک بار اَسپتال میں انہیں کسی نے ایک پرچہ دیا جس میں کچھ اِس طرح کا مضمون تھا کہ ایک کینسر کے مریض کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا۔ بے چارے سخت اَذِیَّت میں تھے اور زندگی سے مایوس۔ ایسے میں کسی نے انہیں قرآنِ کریم کی مختلف سورَتوں کی چند مُنتخب آیات پڑھنے کیلئے دیں (جو آگے آرہی ہیں) اُنہوں نے خلوصِ دل سے ان کی روزانہ تلاوت شروع کر دی، اللہ پاک کے فضل و کرم سے ان کی صحَّت بحال ہونے لگی اور چند برسوں تک روزانہ پڑھنے کی بَرَکت سے کینسر کی بیماری جاتی رہی اور وہ بالکل صحت مند ہو گئے۔ ماموں جان نے بھی پرچے میں دی ہوئی ہدایت کے مطابِق تلاوت شروع کر دی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ (تادمِ بیان) حیرت انگیز طور پر ماموں جان کی صحّت بحال ہونے لگی ہے۔ اُنہوں نے اللہ پاک کا شکریہ ادا کیا اور مسلمانوں کو نَفع پہنچانے کی نیَّت سے مُفت بانٹنے کیلئے خوبصورت کارڈ کی صورت میں اس پرچے کی 2000 کاپیاں چھپوائیں۔ اگر مریض عبادت پر قُوّت حاصِل کرنے کی نیَّت سے پکّی عقیدت کے ساتھ ان آیات کی تلاوت کرے گا اِن شاءَ اللہ مایوس نہ ہو گا۔ (مدّت تا حصولِ شفا)

(اول و آخِر تین بار دُرود شریف کے ساتھ روزانہ ایک بار یہ آیات پڑھئے)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ﴾ (1) ﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۪ۙ(۸۰)﴾ (2)

---

1 پ 15، بنی اسرائیل: 82۔ 2 پ 19، الشعراء: 80۔

www.dawateislami.net

﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾﴾ (1) ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ
السُّوْٓءَ﴾ (2) ﴿قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾﴾ (3) ﴿اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾﴾ (4) ﴿اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾﴾ (5) ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾﴾ (6) ﴿اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾﴾ (7) ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾﴾ (8) ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾﴾ (9) ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾ (10) ﴿هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾﴾ (11)
﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱﴾﴾ (12) ﴿نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾﴾ (13) ﴿فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ
اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾﴾ (14) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

سیدھے ہاتھ سے پئیں کہ سنت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بے شک عالمِ باعمل کی صحبت میں نفعِ آخرت کے متعلِّق مَدَنی پھول ملتے رہتے ہیں، حُضور مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رحمۃُ اللہِ علیہ بھی عالمِ باعمل تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب بھی کسی کو سنّت ترک کرتا مُلاحَظہ کرتے تو اُس کی اِصلاح فرماتے چُنانچِہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہی کے ایک شاگرد رشید بیان کرتے ہیں: 1373ھ کا واقِعہ ہے کہ ایک دن درسِ حدیث کے دَوران جب کہ مسلم شریف کا درس شروع تھا۔ ایک صاحِب "دارُالحدیث" میں طَلَباء کے لیے چائے لے آئے۔ دَرس ختم ہونے پر حضرتِ شیخُ الحدیث مولانا سردار احمد رحمۃُ اللہِ علیہ کے اشارے پر چائے تقسیم ہونے لگی۔

1 پ18، المؤمنون:118۔ 2 پ20، النمل:62۔ 3 پ17، الانبیاء:69۔ 4 پ17، الانبیاء:83۔ 5 پ27، القمر:10۔ 6 پ17، الانبیاء:87، 88۔ 7 پ12، ھود:57۔ 8 پ4، اٰل عمران:173۔ 9 پ5، النساء:81۔ 10 پ24، الزمر:36۔ 11 پ17، الحج:78۔ 12 الفاتحۃ:1۔ 13 پ9، الانفال:40۔ 14 پ18، المؤمنون:14۔

www.dawateislami.net

جب اِس ناچیز کی باری آئی تو بندے نے دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ میں کپ پکڑا، پِرچ (یعنی پلیٹ) میں چائے ڈالی اور بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے پلیٹ منہ کے قریب لے گیا۔ حضرت مُحدِّثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی آواز "دارُالحدیث" میں گونجی: مولانا! آپ بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ سے پی رہے ہیں! بندے نے کپ نیچے رکھ کر دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ سے پلیٹ پکڑی اور پینے لگا۔ جب دوبارہ کپ سے پِرچ (یعنی پلیٹ) میں چائے ڈالنے لگا تو پھر آواز آئی۔ مولانا! آپ بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ سے ڈال رہے ہیں۔ تو بندے نے پلیٹ رکھ دی، دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ میں کپ لے کر پینے لگا۔ تو حضرت مُحدِّثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے تَبَسُّم فرمایا اور زَبانِ مبارَک سے یہ الفاظ فرمائے: "طَیِّب طَیِّب یعنی اب ٹھیک ہے۔" اب بھی تنہائی میں بیٹھے ہوئے جب یہ واقِعہ یاد آتا ہے اور طیّب طیّب کے الفاظ کی گونج کانوں میں آتی ہے تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ (حیات محدث اعظم، ص157)

اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا شیطان کا طریقہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس واقعے سے حضرت مُحدِّثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی سنّت سے مَحَبَّت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کاش! ہم سب بھی نیکی کی دعوت کا یِہی انداز اختیار کرتے ہوئے خوب خوب سنّتوں کی دھوم مچاتے رہیں۔ مذکورہ (یعنی بیان کردہ) واقعے میں الٹے ہاتھ سے چائے پینے سے منع کرنے کا تذکرہ ہے اور حدیثِ پاک میں اُلٹے ہاتھ سے کھانے پینے کی مُمانَعت موجود۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1548 صفحات کی کتاب، "فیضانِ سنّت (جلد اوّل)" صفحہ 230 تا 232 پر ہے: حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایَت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "تم میں سے

www.dawateislami.net

ہر ایک سِیدھے ہاتھ سے کھائے اور سِیدھے ہاتھ سے پِیئے اور سِیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔" (ابن ماجہ، 4/12، حدیث:3266)

ہر کام میں اُلٹا ہاتھ کیوں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَفسوس! آج کل ہم دُنیا کے چکّر میں اِس قَدَر گِھر چُکے ہیں کہ محبوبِ باری صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سُنَّتوں کی طرف ہماری توجُّہ ہی نہیں رَہتی۔ یاد رکھئے! حدیثِ مبارَک میں ہے کہ "بے شک شیطان اِنسان (کے بدن) میں خون کی طرح گردِش کرتا ہے۔" (بخاری، 1/669، حدیث:2038) ظاہِر ہے کہ یہ ہمیں سُنَّتوں کی طَرف کہاں جانے دے گا؟ شیطان پیچھے لگا ہی رہتا ہے اگرچِہ سیدھے ہاتھ سے ہی کھانا کھاتے ہیں لیکن پھر بھی اُلٹے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ دانے پھانک ہی لئے جاتے ہیں، کھاتے ہوئے چُونکہ سیدھا ہاتھ آلُودہ ہوتا ہے لہٰذا اکثر لوگ پانی اُلٹے ہی ہاتھ سے پیتے ہیں، چائے پیتے وَقت کپ سیدھے ہاتھ میں اور رِکابی اُلٹے ہاتھ میں لئے چائے پیتے ہیں، کِسی کو پانی پلاتے وَقت جگ سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ گلاس اُلٹے میں اور اُلٹے ہاتھ سے گلاس دوسروں کو دیتے ہیں۔ "حیاتِ مُحَدِّثِ اعظم" صفحہ 374 پر ہے، مُحَدِّث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "لینے اور دینے میں دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ کو استِعمال کرو، یہ عادت ایسی پختہ (یعنی پکّی) ہو جائے کہ کل قیامت میں جب نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے مُوافِق دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔"

www.dawateislami.net

یا الٰہی ! نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں　　عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

(حدائق بخشش، ص133)

مشکل الفاظ کے معانی: **عیب پوشِ خَلق:** مخلوق کے عیب چُھپانے والا۔ **ستّارِ خَطا:** غلطیاں چھپانے والا

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے مُناجات کے اِس شِعر کے پہلے مصرعے میں "نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں" لکھا ہے، آخِری لفظ "لگے" نہ لکھنے میں بھی عجیب حکمت ہے۔ "لگے" لکھتے تو معنیٰ یہ ہوتے ہیں کہ جب میرا اعمالنامہ کُھل رہا ہو، اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ چاہتے ہیں کہ کاش! اپنا اعمالنامہ کھولا ہی نہ جائے بس یوں ہی بے حساب بخشش ہو جائے لہٰذا "لگے" نہیں بلکہ "لگیں" لکھا چُنانچِہ اِس شعر کے معنیٰ یہ بنیں گے: اُس وقت میرا اعمالنامہ کھولا ہی نہ جائے بلکہ پیارے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سپرد کر دیا جائے جنہیں تُو نے اپنے فضل و کرم سے "ستّارِ خطا" یعنی "خطائیں چُھپانے والا" بنایا ہے اگر تُو نے یہ کرم فرمادیا تو پھر میری نافرمانیاں جانیں اور اُن کی کرم نوازیاں جانیں۔

حضرتِ سیِّد دیدار علی شاہ صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے ہیں:

وقتِ نزع، وقتِ مرگ و وقتِ وَحشت　　قبر میں حشر میں اُس شافِعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب عمل تُلنے لگیں میزان میں　　شافِعِ محشر شہِ ہر دوسرا کا ساتھ ہو

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

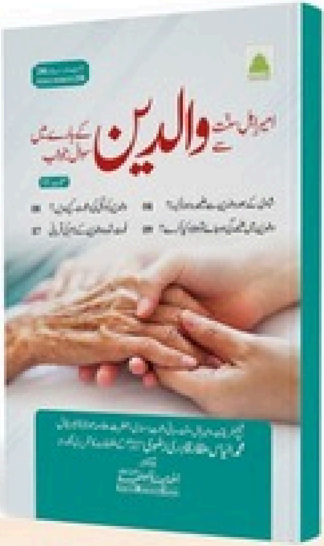

978-969-722-465-4

01082400

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net